Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم جمعہ — ۴ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۱ اخاء ۱۳۳۴ھ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۴۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت دریافت کرنے پر فرمایا:۔

رات نیند اچھی آگئی۔ ویسے عام طبیعت روزانہ جیسی ہے

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبارِ ربوہ

ربوہ ۲۰ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو اعصابی بے چینی کی تکلیف اور گھبراہٹ ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ بظاہر کوئی افاقہ نہیں۔ جسم کے نچلے حصہ میں شدید درد کے ساتھ سخت بے چینی رہتی ہے۔ مزید علاج کے واسطے لاہور لے جانے کی تجویز ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو شفائے کامل وعاجل عطا کرے۔ آمین

پاکستان کو ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے بیرونی مالی امداد کی اور زیادہ ضرورت ہے

کولمبو منصوبے کی مشاورتی کمیٹی میں وزیر خارجہ جناب حمید الحق چودھری کی تقریر

سنگاپور، ۲۰ اکتوبر۔ وزیر خارجہ جناب حمید الحق چودھری نے کہا ہے کہ ترقیات کے بڑے بڑے سرکاری و غیر سرکاری منصوبوں کی تکمیل کے لئے پاکستان کو بیرونی مالی امداد کی اور زیادہ ضرورت ہے۔ کل انہوں نے کولمبو منصوبے کی مشاورتی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا جہاں تک صنعتی ترقی کا تعلق ہے۔ پاکستان کے لئے آئندہ چار سال بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ اس عرصہ میں بڑے بڑے ترقیاتی منصوبوں کو مکمل کرنے کے لئے بیرونی مالی امداد کی خاص طور پر ضرورت ہوگی انہوں نے کہا پاکستان نے صنعتی ترقی کے لحاظ سے کافی کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ صنعتی ترقی کی ہی بدولت ہے کہ اس وقت ملک میں ۱۲ کروڑ روپے کے زرمبادلہ کی بچت ہو رہی ہے دوران تقریر میں مسٹر حمید الحق چوہدری نے حالیہ سیلابوں کی تباہ کاریوں پر بھی روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا حالیہ سیلابوں نے برسوں کا تعمیری کام دنوں میں تباہ و برباد کرکے رکھ دیا ہے۔ صرف نہروں اور ہیڈ ورکس کو جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کا اندازہ کروڑوں روپے سے کسی طرح کم نہیں ہے۔

سلہٹ ۲۰ اکتوبر۔ لکھشمی راکے قریب پانچ افراد ایک ندی میں ڈوب کر ہلاک ہوگئے۔

احمدیہ ریلیف کمیٹی ضلع سیالکوٹ کی طرف سے سیلاب زدگان

کے لئے پارچات فراہم کرنے کی اپیل

جماعت احمدیہ سیالکوٹ اپنے امیر کی زیرنگرانی بڑی تندہی سے ریلیف کا کام کر رہی ہے۔ ضلع سیالکوٹ میں نقصان کا ابھی تک پوری طرح اندازہ نہیں ہوسکا۔ دیہات کے دیہات ایسے ہیں۔ جن کا نام ونشان تک مٹ گیا ہے۔ بے شمار جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ سردی سر پر کھڑی ہے۔ جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی سب سے زیادہ توجہ کپڑے جمع کرکے تباہ حال لوگوں میں تقسیم کرنے کی طرف ہے۔ حکام نے بھی اس چیز کے لئے تحریک کی ہے۔ اس وقت تک سوائے ہماری جماعت کے اور کسی نے کپڑے تقسیم کرنے کی طرف توجہ نہیں کی ہے۔

احمدیہ ریلیف کمیٹی سیالکوٹ خدمت خلق کا درد رکھنے والے تمام احباب سے پُرزور اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں ہر قسم کے گرم وسرد کپڑے جمع کرکے سیالکوٹ بھجوائیں خصوصاً گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی اور دیگر ایسے مقامات کے دوست جن کو اللہ تعالےٰ نے اس آفت سے محفوظ رکھا ہے۔ اس نیکی میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں — صرف کپڑے بھجوائے جائیں۔ نقدی وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ اگر کسی جماعت میں کافی مقدار میں کپڑے جمع ہوجائیں۔ تو اطلاع ملنے پر ہم خدام بھیجکر منگوا سکتے ہیں:

ظہور الحسن سکرٹری احمدیہ ریلیف کمیٹی ضلع سیالکوٹ

مختصرات

— نئی دہلی ۲۰ اکتوبر۔ ہندوستان کی ریاست ٹراونکور کوچین میں کانگریسی وزارت کو شکست ہوگئی ہے۔ مخالف پارٹی نے یہ بل پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ کہ حمل ونقل کے ذرائع کو قومی ملکیت میں لے لیا جائے۔ وزیر اعلےٰ نے اس کی مخالفت کی۔ جس پر کانگریسی وزارت کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

— نیویارک ۲۰ اکتوبر۔ جنرل اسمبلی نے سلامتی کونسل کی خالی نشست کو پُر کرنے کی کوشش فی الحال ملتوی کردی ہے۔ کل کے اجلاس میں بھی اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوسکا۔

— کراچی ۲۰ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے اپنے سفیر برائے امریکہ مسٹر محمد علی کو میکسیکو میں بھی سفیر اور کیوبا میں پاکستانی منسٹر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے

کولمبو منصوبہ کے لئے نیوزی لینڈ کی امداد

سنگاپور ۲۰ اکتوبر۔ نیوزی لینڈ کے وزیر خارجہ مسٹر رچرڈ میکڈانلڈ نے یہاں کولمبو منصوبہ کی مشاورتی کونسل کے اجلاس میں اپنی حکومت کی طرف سے کولمبو منصوبہ کے لئے دس لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ کی رقم کا اعلان کیا ہے۔ اس طرح کولمبو منصوبہ کے تحت پسماندہ ملکوں کی امداد کے فنڈ میں نیوزی لینڈ کی رقم پندرہ لاکھ سٹرلنگ پاؤنڈ ہوگئی ہے

معاہدہ بغداد میں ایران کی شمولیت

سینٹ نے بل کی منظوری دیدی

تہران ۲۰ اکتوبر۔ ایرانی سینٹ نے غالب اکثریت سے ایک بل منظور کرکے حکومت کو معاہدہ بغداد میں شمولیت کا اختیار دے دیا ہے۔ ۳۸ ارکان نے بل کے حق میں اور ۴ نے اس کے خلاف رائے دی۔ اب ہفتہ کے روز یہ بل مجلس میں پیش ہوگا:

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کی تاریخوں میں تبدیلی

۱۱، ۱۲، ۱۳ نومبر ۱۹۵۵ء

حال ہی میں پنجاب کے مختلف مقامات پر جو تباہی خیز سیلاب آئے ہیں۔ ان مقامات کی مجالس خدام الاحمدیہ سیلاب زدگان کی امداد کر رہی ہیں۔ جن کو وہاں سے سردست ہٹایا نہیں جاسکتا۔ اس لئے سالانہ اجتماع کو چند روز کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ اب یہ اجتماع ۲۸۔ ۲۹ اور ۳۰ اکتوبر کی بجائے ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ نومبر ۱۹۵۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں سابقہ روایات کے ساتھ منعقد ہوگا انشاء اللہ

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کراکر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۵۵ء

بحث

آج کل مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی جماعت اور بعض دوسرے علماء میں بحث چل رہی ہے۔ مسئلہ زیر بحث یہ ہے۔ کہ مولانا احمد علی امیر جماعت خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور نے مولانا کی ایک عبارت نقل کر کے الزام لگایا ہے۔ کہ اس میں مودودی صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر (نعوذ باللہ) جھوٹ بولنے کا الزام عائد کیا ہے۔ مودودی صاحب کی عبارت حسب ذیل ہے:۔

"حضور کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو۔ لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔"

مولانا احمد علی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس عبارت کا مطلب یہی نکل سکتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بات صحیح نہیں تھی۔ یعنی غلط تھی۔ اور اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے۔ کہ آپ نے (نعوذ باللہ) جھوٹ بولا تھا۔ مودودی صاحب کی ایک عبارت میں یہ الفاظ کہ "یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ ان چیزوں کو تلاش کرنے کی ہمیں ضرورت بھی نہیں۔"

افسوسناک ہیں۔ جن سے شاید ایسا خطرناک مطلب تو نہیں نکلتا۔ مگر یہ ضرور ہے کہ یہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خبر کو مشکوک ضرور بنا دیتے ہیں۔

ہماری رائے ہے۔ کہ مودودی صاحب سے ایسے الفاظ جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دجال کے متعلق پیشگوئی مشکوک ہو جاتی ہے۔ مودودی صاحب کے قلم سے اس لئے نکلے ہیں۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی متعلقہ دجال کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اور جب تک ایسی پیشگوئیوں کی حقیقت کو نہ سمجھا جائے۔ دونوں طرف غلطیاں پڑ جانا غیر ممکن نہیں۔

اس سے نہ مودودی صاحب اور نہ مولانا احمد علی صاحب کو انکار ہو سکتا ہے۔ کہ دجال کے خروج کے متعلق ایک وسیع ذخیرہ احادیث کا موجود ہے۔ اور اس قدر تواتر کے ساتھ دجال کا حال بیان کیا گیا ہے۔ کہ کوئی مسلمان دجال کے وجود اور اس کے خروج سے انکار نہیں کر سکتا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ دجال اور مسیح ابن مریم علیہ السلام کے نزول کے متعلق جو احادیث ہیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رؤیا یا کشوف ہیں۔ جو مختلف اوقات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دکھائے گئے ہیں۔ اب رؤیا اور کشوف تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ ان میں جو خبر دی جاتی ہے۔ وہ Symbolic (علامتی) زبان میں دی جاتی ہے۔ اس کی مثالیں قرآن کریم میں بہت سی ملتی ہیں۔ سب سے واضح مثال حضرت یوسف علیہ السلام کا وہ خواب ہے۔ جس میں گیارہ ستارے سورج اور چاند ان کے لئے سجدہ کرتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ قرآن کریم کے الفاظ میں:

اذ قال یوسف لابیہ یٰابت انی رءیت احد عشر کوکباً والشمس والقمر رءیتھم لی ساجدین۔

یعنی جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد (حضرت یعقوب علیہ السلام) سے ذکر کیا۔ کہ میں نے رؤیا دیکھا ہے۔ کہ گیارہ ستارے سورج اور چاند میرے لئے سجدہ کر رہے ہیں۔

اس رؤیا کی تعبیر بھی قرآن کریم ہی کے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے:۔

ورفع ابویہ علی العرش وخرّوا لہٗ سجّداً وقال یٰابت ھذا تاویل رءیای من قبل۔

یعنی انہوں (برادرانِ یوسف علیہ السلام) نے اپنے والدین کو تخت پر اٹھایا۔ اور ان کے لئے سجدہ میں گر پڑے۔ اور حضرت (یوسف علیہ السلام) نے کہا۔ اے میرے والد یہ ہے میرے پہلے سے دیکھے ہوئے رؤیا کی تعبیر۔

اس خواب اور اس کی تعبیر سے واضح ہے کہ جو کچھ خواب میں دکھایا جاتا ہے۔ وہ اکثر علامتی زبان میں ہوتا ہے۔ اور تاویل طلب ہوتا ہے۔ اگر مودودی صاحب نیچریت کے زیر اثر رویاء اور کشوف کے متعلق شکوک میں نہ ہوتے۔ تو وہ ہرگز دجال کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خبر کو ان الفاظ میں بیان نہ کرتے۔ جس سے مولانا احمد علی صاحب اور دوسرے علماء کو احتمال ہوا ہے۔ کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر (نعوذ باللہ) جھوٹ بولنے کا الزام لگایا ہے۔ اور نہ مودودی صاحب کو بعض غیر متعلق اور غیر ذمہ دار لوگوں کے بیان اپنی بریت میں شائع کرنے کی ضرورت پڑتی۔

مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے اکثر افراد کی مشکل یہ ہے۔ کہ وہ نیچریت سے متاثر ہیں۔ اور رویاء اور کشوف کو اپنی نظریاتی مہم میں کوئی مقام دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی بعض نہایت اہم پیشگوئیاں رؤیا اور کشوف ہی کی زبان میں کی گئی ہیں۔ اور ایسا کرنا بعض پیشگوئیوں کی خاص نوعیت کے لحاظ سے نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اس میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ جو خبریں اس ذریعہ سے دی گئی ہیں۔ ان کی حقیقت یا تعبیر اس وقت کھلے جب وہ واقعہ ہوں۔ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر اپنے خواب کی حقیقت اس وقت واضح ہوئی۔ جب وہ وقوع میں آیا۔

جو لوگ رؤیا اور کشوف کے الفاظ پر جاتے ہیں۔ اور ان کے وہ معنی لیتے ہیں۔ جس پر وہ بظاہر دلالت کرتے ہیں۔ وہ ان پیشگوئیوں کی حقیقت نہیں سمجھتے۔ مودودی صاحب بھی یہی غلطی کرتے ہیں۔ اسی لئے ان کے قلم سے ایسے الفاظ ادا ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے ان کی عبارت کو علمائے کرام کی نظروں میں قابل اعتراض بنا دیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے متعلق اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ڈاکٹروں نے حضور کو مشورہ دیا ہے۔ کہ حضور اب ہلکا ہلکا کام شروع کر دیں۔ اس لئے حضور نے اجازت عطا فرمائی ہے۔ کہ احباب جماعت کو حضور کی ملاقات کا موقعہ اب عام مروجہ طریق کے بموجب دیا جاوے۔ لیکن احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ ان جملہ احتیاطوں کو ملحوظ رکھیں۔ جن کے متعلق اس سے پیشتر الفضل میں براہِ راست اور بذریعہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کئی مرتبہ احباب کے ذہن نشین کیا گیا ہے۔ اور صرف ضروری امور کو نہایت مختصر اور سادہ الفاظ میں ایک آدھ منٹ میں حضور کے گوش گذار کریں۔ اور کوئی فکر پیدا کرنے والی بات ہرگز نہ کریں۔ اور نہ بات کو لمبا کریں۔ نیز صرف ایک مرتبہ مصافحہ کریں۔ اور اپنے عزیزوں کی بیماری یا تکلیف کے لئے دعا کے متعلق عرض کرتے وقت اس کی تکلیف وہ شدت اور نوعیت کی تفصیلات سے مجتنب رہیں۔ کیونکہ اس قسم کی اطلاعات کے سننے سے کمزور صحت پر ناگوار اثر پڑنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اور اس امر کو ذہن نشین کر لیں۔ کہ احباب کرام ملاقات کو جس قدر مختصر اور خوشگوار بنائیں گے۔ اسی قدر حضور کو آرام پہنچانے کا موجب بنیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو جذب کریں گے۔

ملاقات کے خواہشمند احباب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں صبح ۹ بجے تک اپنے نام لکھا دیا کریں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ضرورت

مولوی فاضل۔ منشی فاضل۔ ایف اے اور بی اے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو تعلیمی لائن سے مناسبت رکھتے ہوں۔ درخواست میں صرف اپنا نام لکھیں۔ الگ کاغذ پر پورا پتہ ہونا چاہیئے۔ سرنامہ چھوڑ دیا جائے۔

(قائم مقام ناظر امور عامہ ربوہ)

پندرھواں بی ایس پی سی ٹی ایس کورس

پاکستانی فوج میں باقاعدہ کمیشن کے لئے درخواستیں مندرجہ ذیل ایڈریس پر ۲۰/۱۱/۵۵ تک طلب کی گئی ہیں۔

G.H.Q. Ag's Branch, Org-3 Rawalpindi

دسمبر میں امیدواران کا تحریری امتحان انگریزی جنرل نالج ریاضی میں ہوگا۔ پشاور۔ راولپنڈی لاہور۔ بہاولپور۔ کوئٹہ۔ کراچی۔ ڈھاکہ و جیسور سنٹر ہوں گے۔ منتخب امیدواران کا ٹسٹ و انٹرویو انٹر سروسز سیلکشن بورڈ کے سامنے ہوگا۔ آخری انتخاب میں آنے والے G.S.P.C.T.S ٹریننگ کے لئے کوئٹہ میں اور بعد ازاں پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول میں بھیجے جاویں گے۔ شرائط میٹرک یا سینئر کیمبرج غیر شادی شدہ۔ تاریخ پیدائش مابین ۲۰/۲/۳۲ و ۲۱/۹/۳۹ بصورت شادی شدہ عمر ۲۰/۱۱/۵۵ کو ۲۰ سال یا زائد۔ فیس داخلہ -/۵ وظیفہ -/۳۵ بطور G.S.P.C.T.S اور -/۱۲۰ ماہوار بطور P.M.A بقول قواعد فارم ہائے درخواست ہر ایک دفتر بھرتی اور دفتر روزگار و جنرل ہیڈکوارٹرز راولپنڈی سے مل سکتے ہیں۔ (سول ۱۵/۱۰/۵۵)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

"ذمی کون ہیں اور ان کے حقوق کیا ہیں"

اسلامی سیاست کی چند روشن مثالیں

—(۲)—

—از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ—

ذمی کہلانا ایک اعزاز تھا

القصہ حفاظت اور ذمہ داری کا یہی اعلان تھا جس کی بناء پر غیر مسلم رعایا ذمی کہلائی گویا یہ نام اس امر کی مقدس ضمانت تھا کہ اسلامی حکومت غیر مسلم رعایا کے ہر قسم کے حقوق کی ذمہ دار ہوگی۔ انہیں بلا خوف و خطر امن و امان کے ساتھ اس ملک میں رہنے کے مواقع میسر ہوں گے۔ یہ نام حکومت اور عوام دونوں کے لئے باعث افتخار تھا۔ اس میں حکومت کی عظمت کے راز پوشیدہ تھے۔ اور عوام کو خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہوں۔ ایسی حکومت کی آزاد رعایا بننے پر ناز تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاءؓ کے زمانہ میں اس اصول پر کس عمدگی سے عمل کیا گیا۔ یہ تاریخ کا ایک کھلا ہوا باب ہے۔ رہن سہن اور دوسرے تمام تمدنی امور میں مسلم اور غیر مسلم میں کوئی امتیاز نہ تھا۔ حکومت کے ہر عہدہ دار کو واضح ہدایات تھیں۔ کہ وہ غیر مسلم عوام کا خاص خیال رکھیں۔ ان سے عزت سے پیش آئیں۔ اور انہیں کسی قسم کے اعتراض کا موقعہ نہ دیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
خلق عظیم

خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسلامی حکومت کا کامل الاقتدار سربراہ ہونے کے باوجود غیر مسلم رعایا سے مساوات کا برتاؤ کرتے اور ان سے برابر کا لین دین رکھتے۔ ایک دفعہ ایک یہودی سے آپ نے کچھ قرض لیا۔ کچھ مدت کے بعد وہ یہودی قرض واپس لینے کے لئے آیا۔ اور آپ سے سخت گستاخی کا رویہ اختیار کیا۔ اور انتہائی درشت الفاظ استعمال کئے۔ صحابہ کو اس کی اس بے ہودگی پر سخت غصہ آیا۔ لیکن آپ نے فرمایا

"رہنے دو اس کو ایسا کہنے کا حق ہے۔ کیونکہ ہم نے اس کا قرض دینا ہے"

چنانچہ آپ نے قرض ادا فرما دیا۔ بعد میں وہ یہودی آپ کے یہ اخلاق دیکھ کر مسلمان ہو گیا

ایک دفعہ خیبر کی ایک یہودی عورت نے جو ذبیحہ تھی۔ آپ کی خدمت میں بھونے ہوئے گوشت کا تحفہ پیش کیا۔ آپ نے اسے قبول فرمایا۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا۔ کہ اس گوشت میں زہر ملا ہوا ہے۔ اس پر آپ نے عورت کو بلوا کر تحقیق کی۔ لیکن اس عورت کی معذرت پر آپ نے اسے معاف فرما دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ جو ۷ھ میں مسلمان ہوئے ان کی روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک غیر مسلم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان ہوا۔ آپ نے اسے بکری کا دودھ دوھ کر دیا۔ لیکن وہ سیر نہ ہوا۔ پھر دوسری بکری کا دودھ پیش کیا۔ لیکن پھر بھی اس کی تسلی نہ ہوئی۔ اس پر تیسری چوتھی یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ آپ اس کی اس حرص پر مسکرائے لیکن مہمان سے کوئی بات نہ کہی۔ اس روایت سے ظاہر ہے کہ مہمان نوازی میں آپ کے ہاں مسلم یا غیر مسلم کی کوئی تمیز نہ تھی — حضرت بلال رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھریلو اخراجات کے انچارج تھے۔ ایک دفعہ اہل بیت کی کسی ضرورت کے لئے انہوں نے ایک ذمی سے کچھ قرض لیا۔ تاریخ وعدہ قریب آرہی تھی۔ لیکن قرض کی ادائیگی کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ حضرت بلال کو قرض خواہ کے شدید تقاضا کا ڈر تھا۔ انہوں نے حضور سے پریشانی کا ذکر کیا۔ اور اجازت چاہی کہ کچھ دنوں کے لئے وہ مدینہ سے باہر چلے جائیں۔ تاکہ غیر مسلم قرض خواہ انہیں تنگ نہ کرے۔ اور اپنے گھر میں محبوس رکھنے کا مطالبہ نہ پیش کردے جس کا اسے قانونی طور پر حق تھا۔ چنانچہ حضرت بلالؓ نے گھر جا کر سفر کی تیاری کی۔ اور رات اس نیت سے سوئے کہ صبح سویرے مدینہ سے باہر چلے جائیں گے۔ ابھی صبح کی نماز نہیں ہوئی تھی۔ کہ حضور کا پیغام آیا۔ کہ فدک سے ہمارے حصہ کی پیداوار پہنچ گئی ہے۔ قرض کی ادائیگی کا سامان ہو جائے گا۔ آپ کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ فدک فتح خیبر کے ساتھ ہی مسلمانوں کے قبضہ میں آیا تھا۔ اس لحاظ سے یہ واقعہ ۷ھ کے بعد کا ہے۔ جبکہ اسلامی حکومت نے زبردست اقتدار حاصل کر لیا تھا۔ حفاظت حقوق اور غیر مسلموں کی شہری آزادی کی یہ ایک ایسی مثال ہے۔ جس کی نظیر تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔

آپ کے ایک صحابی محیّصہ خیبر میں شہید کر دیئے گئے۔ ان کے ورثاء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس قصاص کا دعوے لے کر آئے۔ حضور نے فرمایا کیا تم قسم کھا کر قاتل کی تعیین کر سکتے ہو۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم تو وہاں موجود نہ تھے۔ اس لئے ہم کیسے قسم کھا سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ثبوت کے بغیر قصاص کیونکر ممکن ہے۔ اب صرف یہی صورت ہے۔ کہ خیبر کے یہودی جن پر تمہیں شبہ ہے۔ قانون کے مطابق پچاس قسمیں کھائیں کہ انہیں قاتل کا علم نہیں۔ محیّصہ کے ورثاء نے کہا کہ ان یہودیوں کا کیا اعتبار ہے۔ یہ تو جھوٹی قسمیں کھا لیں گے۔ آپ نے فرمایا تو اس سے زیادہ ان سے بازپرس کی اجازت نہیں۔ کیونکہ قانون میں کسی امتیاز کی گنجائش نہیں اس کے بعد آپ نے اپنے پاس سے محیّصہ کے ورثاء کو دیت ادا کر دی ؛ (باقی)

احمدی ڈاکٹر فوراً سیلاب زدگان کی طبی مدد کے لئے
اپنی خدمات پیش کریں
—اور—
اس کی اطلاع بذریعہ تار مرکز کو دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا نہائت ضروری ارشاد

— از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ —

حالیہ سیلاب کی وجہ سے مخلوقِ خدا کو جس قدر تکلیف پریشانی اور تباہی لاحق ہوئی ہے۔ وہ ہر شخص کو معلوم ہے۔ اور ہر شخص اپنی طاقت اور قابلیت کے مطابق سیلاب زدگان کی امداد میں کوشاں ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے بالخصوص خدام الاحمدیہ نہائت محنت اور جانفشانی کے ساتھ خدمت خلق میں مصروف ہیں — سیلاب زدگان کی امداد کے لئے جہاں اور قسم کی ضروریات پوری کرنے کی ضرورت ہے۔ وہاں طبی امداد کے لئے ڈاکٹروں کی اشد ضرورت باقی ہے ؛

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ العزیز نے اس ضمن میں خواہش فرمائی ہے۔ کہ احمدی ڈاکٹر صاحبان جہاں جہاں بھی ہوں۔ وہ فوراً دس دس دن سیلاب زدگان کی طبی امداد کے لئے وقف کریں۔ تاکہ انہیں حسب ضرورت مقامات پر خدمت کے لئے بھجوایا جا سکے — اس لئے جملہ احمدی ڈاکٹر صاحبان کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کر کے انہیں اس امر کی تحریک کی جاتی ہے۔ کہ وہ بلا استثنا فوری طور پر دس دس دن سیلاب زدگان کی طبی امداد کے لئے وقف کریں۔ اور اس کی اطلاع بذریعہ تار مرکز میں بھجوائیں۔ تا انہیں مناسب مقامات پر متعین کرنے کا فیصلہ کیا جا سکے ؛

امراء صاحبان و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھی اپنے ہاں احمدی ڈاکٹر صاحبان کو تحریک فرمائیں۔ کہ وہ حضور کی تحریک کی تعمیل میں دس دس دن وقف کریں۔ اور خدمت خلق میں حصہ لے کر ثواب کے حقدار ہوں ؛

---

۳۱ اکتوبر

علمی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام کے نام ۳۱ اکتوبر تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔ اس کے بعد آنیوالے نام قبول نہیں کئے جائیں گے

تقریری مقابلہ کے لئے اعلان کے مطابق حلقہ وار مقابلے کروانے کے بعد اول اور دوم کا نام مرکز میں بھجوایا جائے ؛

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بل کانوا یعبدون الجن ج اکثرھم بھم مؤمنون

از مکرم حافظ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب شمالی بورنیو

ریل گاڑی ایک سٹیشن پر جو کھڑی ہوئی تو سامنے ایک بہت بڑا "جڑوں والا" درخت تھا۔ میرا ہم سفر انگریز مجھ سے کہنے لگا "معلوم نہیں۔ یہ شمالی بورنیو کے باشندے کب تک ان جاہلانہ توہمات میں پڑے رہیں گے کہ مثلاً کہتے ہیں۔ کہ رات کے وقت اس سامنے والے درخت کے نیچے بد روحیں آ کر بسیرا کرتی ہیں"۔ مگر میں نے عرض کیا کہ صاحب۔ معلوم بھی ہے۔ یہ جہالت کے خیال کدھر سے آئے ہیں؟" پوچھنے لگے۔ کہ بتائیے۔ کہاں سے؟ میں نے عرض کیا یہ آپ لوگوں سے آئے ہیں۔ کیونکہ جس بائیبل پر آپ ایمان رکھتے ہیں۔ وہی یہ سکھاتی ہے۔ کہ جنون اور دیوانگی کسی بیماری کے زہر سے نہیں بد روح کے انسانی جسم میں داخل ہو جانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ چنانچہ معجزہ لکھا ہے کہ یسوع مسیح نے ایسے ہی ایک دیوانے کے اندر سے۔ بد ارواح بد نکالی تھیں اور یہ بد ارواح آگے سوٴروں کے ریوڑ میں جا گھسیں۔ اور یہ تمام کے تمام سوٴر دیوانگی کے زور سے ایسے بے قابو ہو گئے۔ کہ سامنے دریا میں کود پڑے۔ اور غرق ہو کر بد ارواح کے سمیت مر گئے۔ میری اس بات کو سن کر یہ انگریز ہکا بکا سا رہ گیا اور کہنے لگا کہ تعجب ہے کہ ایسی بڑی بات میرے ذہن سے غائب تھی اور واقعی اس قسم کے جاہلانہ توہمات کا شکار تو ہم خود بھی ہیں۔

بد روح کو یہاں ملائی زبان میں "ہانتو" کہتے ہیں۔ (جو غالباً انگریزی لفظ Haunted سے ہی مشتق ہو گا۔ یا شاید انگریزی لفظ ملائی سے مشتق ہے۔) اور چینی کیا اور انگریز کیا اور قابل افسوس بات یہ ہے کہ ان کی نقل میں مسلمان اقوام بھی سب کے سب ارواح بد کے ایسے رنگ میں قائل ہیں گویا یہ بد ارواح انسانی جسم میں بیماری پیدا کرنے پر اور پھر اگر گوشت اور پھلوں وغیرہ کی پیشکش کی جاوے۔ تو خوش ہو کر بیماری کی بجائے صحت پیدا کرنے پر بھی قدرت رکھتی ہیں۔ انگریز یوں بد روح کی بیماری کے تو قائل نہیں۔ لیکن اکثر الگ تھلگ گھروں کو جو قبرستان کے قریب ہیں ہوں Haunted جانتے ہیں) چنانچہ یہاں شمالی بورنیو کے جس اندرونی علاقہ بنام راناؤ میں ہمارے مبلغ مرزا ادریس صاحب تبلیغ کے لئے گئے۔ وہاں دیکھا کہ اگر کسی گاؤں میں اچانک موت فوت ہو جائے تو مسلمان عوام امام مسجد کا رخ کرتے ہیں۔ (جسے تعجب ہے کہ یہاں کی انگریزی حکومت اپنے دستخطوں سے مقرر کرتی ہے) اور ایک بھینسہ ذبح کر کے آگے امام صاحب اسے ایک خاص کشتی میں رکھ کر دریا میں دور تک لے جاتے ہیں۔ اور اپنی فیس کے عوض کچھ جنتر منتر بھی جنہیں وہ دعا کہتے ہیں پڑھتے جاتے ہیں۔ اور اس طرح اس گوشت سے گویا ان بد روحوں کی دعوت کی جاتی ہے۔ جن کی وجہ سے گاؤں میں مرض آ گئی تھی۔ اور بد ارواح اس تحفہ سے خوش ہو کر بیماری دور کر دیتی ہیں۔ مگر یا تو یہ عیسائی گورنمنٹ کے مقرر کردہ امام مخفی طور پر رات کو گوشت کا حصہ اپنے لئے منگوا لیتے ہوں گے اور یا پھر یہ چینی قوم کی طرح ہشیار نہیں ہیں۔ چینی قوم کے قریباً ہر گھر میں ایسا ہوتا ہے کہ مثلاً بچہ بیمار ہو۔ تو مکان سے ذرا باہر پہلے کچھ آگ جلائی جاتی ہے اور ساتھ کچھ اگربتیاں بھی جلائی جاتی ہیں جن کا دھواں مکان کے دوسرے رخ پر جاتا ہے۔ اور اس آگ کے قریب کچھ پھل یا کھانا رکھ دیا جاتا ہے۔ اور کچھ الفاظ دہرائے جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس دھوئیں میں یہ تحفہ اڑ کر اروح بد کو جا پہنچتا ہے۔ اور جب دھواں اس تحفہ کو خاص روح کے پاس پہنچا دیتا ہے۔ تو پھر وہ کھانا اٹھا کر خود کھا لیا جاتا ہے۔ بلکہ ارواح کو زیادہ خوش کرنا ہو۔ جیسے کہ نئے سال کی پہلی تاریخ کو۔ تو کھانے اور پھل کے ساتھ ساتھ نوٹوں کی صورت میں کچھ نقدی بھی جلائی جاتی ہے۔ جو دھوئیں میں گر ارواح کو جا پہنچتی ہے۔ مگر خیال رہے کہ یہ نقدی حقیقی نوٹوں کی صورت میں نہیں بلکہ یونہی سرخ رنگ کے کاغذ کے ٹکڑوں کی صورت میں ہوتی ہے۔ جو یہاں اس دنیا میں تو کارآمد نہیں ہو سکتی مگر وہاں روحیں ان نوٹوں سے بڑا خوش ہو جاتی ہیں کہ اسے استعمال کر کے بازار سے کچھ کھانا اور کپڑا حاصل کر سکیں گی۔

یہ حالت دیکھ کر مجھے مندرجہ ذیل قرآنی آیات یاد آ گئیں۔ بل کانوا یعبدون الجن اکثرھم بھم مومنون۔

درحقیقت یہاں کے چینیوں کا تو سو فی صدی اور بہت حد تک انگریزوں کا بھی اور ان مشرکانہ اقوام کے بد اثر سے مسلمانوں کا بھی ان مخفی جنوں اور بھوتوں اور ارواح بد کو قادر و مقتدر ماننا جزو ایمان بن چکا ہے۔ پھر فرمایا:۔

الم اعھد الیکم یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشیطان انہ لکم عدو مبین۔ وان اعبدونی ھذا صراط مستقیم۔ پھر فرمایا:۔

یومنون بالجبت والطاغوت

اب ہمارے مبلغ کو ان علاقوں میں اس روحانی مرض کا بھی علاج کرنا پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان قوموں میں سے ہمیں کچھ لوگ مل بھی گئے ہیں۔ جو "ہانتو" اور شیطان اور بد ارواح کے قادر و مقتدر ہونے کو اب بالکل یقین کر کے زندہ خدائے واحد قادر و مقتدر کی عبادت کرنے لگے ہیں لیکن عجیب بات یہ ہوئی ہے کہ جب ہماری طرف سے ہانتو اور شیطان کے خلاف وعظ کیا گیا تو ہانتو ہم سے سخت ناراض ہو گیا۔ اور مسیح محمدی کی اس چھوٹی سی فوج کی واقعہ میں شیطان کے لشکر عظیم کے ساتھ مٹھ بھیڑ ہو گئی ہے۔ اسلام نے بھی ہمیں یہ سکھایا ہے کہ بد ارواح واقعہ میں موجود ہیں جو کہ روحانی امراض کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور ان کے بالمقابل روحانی علاج اور دوا کی صورت میں ہمارے مولیٰ رحیم و کریم نے ملائکہ کی فوج پیدا فرمائی ہے۔ اور ملائکہ کے مظہرین اور شیطان کی ذریت کا ہمیشہ مقابلہ ہوتا ہی رہتا ہے۔ سو جن بد ارواح کی اسلام نے تعلیم دی ہے۔ وہ جسمانی امراض پیدا نہیں کر سکتے۔ اور نہ صحت دے سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے وسیع قوانین قدرت میں ہرگز ہرگز ان کا کوئی دخل نہیں ہے۔ مگر روحانی میدان میں روحانی جد و جہد کی صورت میں انسان کی روحانی ترقی کے لئے ملائکہ اور رجس اللہ تعالیٰ نے پیدا کر

حاشیہ نوٹ: ایک مرتبہ ایک پاکستانی کی لڑکی شدید بیمار تھی۔ مجھے علاج کے لئے بلایا گیا۔ جب میں پہنچا تو وہ شدید تشنج کی حالت میں تھی اور حقیقتاً نزع کی حالت میں تھی۔ تو اس پاکستانی نے کہا اد ہو یہ جنوں کی وجہ سے ہے۔ جب میں نے تعجب کا اظہار کیا تو وہ الٹا مجھ پر متعجب ہوئے۔ کہ کیا آپ جنوں کو نہیں مانتے اور مانتے!

فرماتے ہیں۔

میں ناظرین الفضل سے جو بات عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ لوگوں کو اور مسلمانوں کو "ہانتو" پر ایمان سے ہٹا کر خدائے واحد قادر و مقتدر کی طرف بلانے میں ہمیں یہاں شمالی بورنیو میں واقعی ذریت شیطان اور شیطانی افواج سے مقابلہ آن پڑا ہے اب ہم تو ان سے مقابلہ کر نہیں کر سکتے ہم اپنے مولیٰ ہی کو پکارتے ہیں کہ یا الٰہی تو خود ہی ان عیسائی طاقتوں کو اسلام کی تبلیغ اور ترقی کے راستہ سے ہٹا لے۔

یہاں کی برطانوی حکومت نے اب پورے طور پر عیسائیت کی طاقت کے مظاہرہ کے طور پر ہمارے مبلغ کو حکماً روک دیا ہے کہ مت جاؤ۔ ان مسلمانوں کو تعلیم دینے کے لئے جن میں کہ ہم نے عیسائی مشن مضبوطی سے قائم کر رکھے ہیں۔ سو ہم دن اور رات سجدے میں پڑے ہوتے ہیں۔ کہ یا الٰہی ان بد ارواح اور ہانتو کے لشکر کو شکست دے کر میدان سے ہٹا دے۔ یا الٰہی اب تیرا نازل فرمودہ حق آسمان سے اترا ہے تو باطل کو بھگا دے۔ اور اس حق کو قائم فرما۔ اور امت محمدیہ کو دجال کے چنگل سے چھڑا دے اور اپنے پرستاروں کی جماعت کو اس ملک میں وسیع طور پر پھیلا دے اور محیط فرما دے تا دنیا کے باقی خطوں کے ساتھ ساتھ بورنیو کی سرزمین بھی تیرے نور سے منور ہو جائے۔ اللھم آمین۔ اللھم صل علی سیدنا محمد وآلہ وعلی عبدک المسیح الموعود وبارک وسلم انک حمید مجید۔ ہم ناظرین الفضل سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے لئے خاص الحاح سے اور التزام سے دعا فرمائی جاوے تاوقتیکہ باطل میدان سے بھاگ جائے اور محمدی حق قائم ہو جائے۔ اللھم آمین

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیزم محمد سلیم بوجہ خارش بیمار ہے۔ اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ احباب سلسلہ صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرما دیں۔

خاکسار ملک محمد لطیف محرر چنگی ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

مکتوب پیرس

قصر ورسائی

(از مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ)

پیرس سے ۲۰ میل باہر شاہانِ فرانس کا محل ہے۔ اس مقام کا نام ورسائی ہے۔ چھوٹا سا قصبہ ہے۔ مگر زائرین کا مرجع ہے۔ یہ محل انگریزی کے حرف ایچ H کی شکل پر بنایا گیا ہے۔ ملکہ اور بادشاہ کی رہائش اول منزل پر تھی۔ چھ چھ کمرے ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ مقرر تھے۔ باقی ۱۹ کمرے دیگر ضروریات شاہی و امور عامہ کے لئے استعمال ہوتے تھے۔ ان کمروں کا فرش اعلیٰ قسم کی لکڑی سے بنا ہے۔ اور اس قدر صاف ستھرا اور پھسلنا ہے۔ کہ سوائے رقص کے کمرے کے ہر کمرے میں فرش پر قالین وغیرہ کا بچھانا ضروری ہے۔ مختلف رنگوں کے پتھر سرخ۔ سفید سیاہ۔ زہر مہرہ۔ سرمئی اور لاجوردی کو دور دور علاقوں سے منگوا کر عمدہ طور پر تراشا گیا ہے۔ اور پھول۔ بیلوں کی شکلوں میں لگائے گئے ہیں۔ سنگ مرمر اور ہاتھی دانت اور آبنوس سیاہ کو بھی کثرت سے استعمال کیا گیا ہے۔ اتنا قیمتی محل یورپ کے کسی ملک اور کسی بادشاہ نے تعمیر نہیں کرایا۔ اس کے کمروں میں اعلیٰ درجے کے پردے لگے تھے۔ جن پر باغ و بہار۔ بزم و رزم کی تصاویر بنی تھیں۔ حسن و عشق کی مشہور داستانیں منقوش تھیں۔ کمخواب۔ زری۔ اطلس۔ حریر اور ریشم اور سونے کا مصرف عام تھا۔

نامور مصوروں نے اپنے شاہکار اس محل کی دیواروں اور چھتوں پر بنائے ہیں۔ ان کے قلم اور برش اور رنگوں کے انتخاب و استعمال اور آمیزش کے تناسب کی داد دینی پڑتی ہے۔ گویا کہ بولتی تصویریں ہیں۔ اور زندہ سنگ تراشی کے مجسمے ہیں۔ فرنیچر۔ پلنگ۔ کرسیاں۔ میزیں۔ گھڑی۔ شمعدان قلمدان۔ چوکی۔ ٹی پائی ہر چیز عجائبات میں سے ہے۔ قالین اور دریاں اپنی نفاست نرمی اور کشش میں لاجواب ہیں۔ اور شیشے کا ایسا موزوں اور با محل استعمال ہوا ہے۔ کہ رقص کا کمرہ شیشوں کا کمرہ کہلاتا ہے۔ اس کے سامنے دنیا کے بہترین باغ کا نمونہ ہے۔ اور عقب میں شاہی رہائش کے کمرے ہیں۔ ہال کمرہ ۱۲۰ فٹ لمبا اور ۱۸ فٹ چوڑا ہے۔ صحن کی طرف دروازے اور کھڑکیاں سب شیشے کی ہیں۔ رقص کرنے والوں کا عکس ان کی تعداد کو کئی کئی گنا بڑھاتا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ دور دور تک تمام جگہ رقص ہو رہا ہے۔ اور اس میں ہزارہا مرد و عورت شامل ہیں۔ اس کا فرش گو لکڑی کا ہے۔ مگر شیشے کی طرح شفاف اور پھسلنا ہے۔ مخمل کے رنگ برنگ کے پردے اور رنگ برنگ کی شمعیں اور قسم قسم کے رنگوں سے ملبوس رقاصائیں اور فرانس کے بہترین عطریات اور خوشبوئیں سب اس جگہ جمع تھیں۔ یہ ملکہ میری انٹونٹ اور سوئی سولہویں شاہ فرانس کا زمانہ تھا۔ جس کی مدت بہت تھوڑی ہے۔ مگر یہ محل اس زمانہ میں اپنی پوری شان اور پورے جوبن پر تھا۔ اس کی چھت اور اس کی دیواروں پر بے مثال مصوری کے نمونے ہیں۔ اس میں اکل و شرب کے ظروف۔ سونے اور چاندی اور شیشے اور چینی کے ایک جانب۔ نفیس فرنیچر کے قریب جن پر نازک زرین کپڑے بچھے تھے۔ سجے ہوئے تھے۔ روشنی کی تیزی۔ خوشبوؤں کی مہک اور لباسوں کا تنوع اس کی یادگاریں ہیں۔

قصر ورسائی

یہ محل جس کو قلعہ castle بھی کہتے ہیں۔ اور بلاد عربیہ میں citadel کہلاتا ہے۔ لوئی تیرھویں نے شروع کرایا تھا۔ مگر لوئی چودھویں کے زمانہ میں فرانس کے مشہور انجینئر لادو اور منارڈ نے اس کی تعمیر کو وسیع کیا۔ اور لوئی پندرھویں کے عہد میں گریل اور ڈوفر نے اس کی تکمیل کی۔ لوئی سولہویں کی ملکہ میری انٹونیٹ نے اس کی زینت اور شہرت کو چار چاند لگا دیئے۔ باغات کی شکل و صورت لانوٹرے کے دماغی نفاست کی مظہر ہے۔ سرخ و سفید پتھر کے فوارے اور حوض۔ اور حوضوں کے کناروں پر سفید پتھروں کے مجسمے۔ اور ان کے گرداگرد سبز مخملی گھاس کا فرش اور پھولوں کے جھنڈ ہیں۔ ان فواروں اور حوضوں سے پرے جھیل ہے جس کے اندر آبی پرندوں اور جانوروں کے مجسمے کھڑے ہیں۔ کوئی پر جھاڑ رہا ہے۔ کوئی پرواز کی تیاری کر رہا ہے۔ اور جانور کچھ منہ کھولے ہیں۔ گویا کہ حیران ہیں۔ کہ زمانہ کس قدر جلد بدل گیا۔ اور کچھ خاموش ہیں۔ کہ زائر اسبق عبرت سیکھ۔ کبھی ہم بھی خنداں تھے۔ اس جھیل سے اور آگے کچھ دور تک جنگل محفوظ کیا گیا ہے۔ تاکہ سکوت اور خلوت کی حکومت وسیع ہو۔ یہ نقشہ قصر ورسائی کے ہر سہ جانب ہے۔ مگر اس تنہائی اور جنگل کے وسط میں ایک چشمہ ہے۔ جس کا پانی ابل کر نچلے حوض میں پڑتا ہے۔ اس حوض کی ہر جانب عورت کے مختلف پہلوؤں کے مجسمے ہیں۔ چاروں طرف بلند ستون ہیں۔ جن سے مزید خلوت حاصل ہو گئی ہے۔ یہ منظر اس قدر جاذب نظر ہے۔ کہ فرانس کے مزاج کا واقف فوراً اس کا نام تجویز کر سکتا ہے۔ یعنی Fountain of Love اس کے بالمقابل نشیب میں ایک خوبصورت مشرقی طرز کا باغ ہے۔ جس میں کھجور اور انار رنگترے اور پام کے درخت ہیں۔ یہ باغ کہتے ہیں۔ نپولین نے لگوایا تھا۔ یہ محل مدت تک نپولین کا بھی مسکن رہا ہے۔ یہ محل کیا بلحاظ وسعت اور کیا بلحاظ خوبصورتی اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اور اس محل کے "شیشے کے کمرے" کی بھی نظیر نہیں۔ اس کی چھت کو فرانس کے بہترین اور اپنے زمانہ کے مشہور مصور لیبرن نے اپنی رنگین تصاویر سے مزین کیا ہے۔ اسی ہال میں ۲۸ جون ۱۹۱۹ء میں معاہدہ ورسائی لکھا گیا تھا۔ جس کی رو سے جنگِ عظیم ۱۹-۱۹۱۸ء بند ہوئی تھی۔ اور وہ میز جس پر معاہدہ ورسائی پر دستخط کئے گئے تھے۔ اب تک اسی ہال میں موجود ہے۔ اور میں نے اسے دوبارہ بغور دیکھا تھا۔ عام میز ہے۔ مگر تاریخی اہمیت سے قابل قدر چیز ہے۔

ربوہ میں رہائش کا موقعہ

قادیان کے مہاجرین کے لئے محلہ دار الیمن میں کچے کوارٹرز بنوائے گئے ہیں۔ ہر ایک کوارٹر دس مرلہ اراضی پر مشتمل ہے۔ جس کی مکانیت دو رہائشی کمرے باورچی خانہ۔ غسل خانہ وغیرہ ہے۔ صاحب ثروت دوست تو اپنا خرچ کر کے اپنے مکانات یہاں بنوا رہے ہیں۔ تا وہ مرکز کے فیوض اور برکات حاصل کر سکیں۔ اور اپنے بچوں کو اس ماحول میں تعلیم دلوا سکیں۔ جن دوستوں کو مکان بنانے کی طاقت نہیں ہے۔ ان کے لئے یہ نادر موقع ہے۔ سالانہ مرمت وغیرہ کے اخراجات کے لئے ۲/۸/۰ ماہوار برائے نام کرایہ لیا جاتا ہے۔ اس لئے قادیان کے دوست اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنی درخواستیں معہ تصدیق مقامی امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کے نظارت ہذا میں بھجوائیں۔

نوٹ:۔ درخواستوں کے بارہ میں نظارت ہذا کی طرف سے آخری فیصلہ کی اطلاع کے بغیر ربوہ میں رہائش کے لئے نہ آئیں۔ (قائم مقام ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

تاجروں اور صنّاعوں کے لئے مرکز میں کام کرنے کا نادر موقعہ

ربوہ میں صنعتوں وغیرہ کے متعلق پہلے یہ طریق تھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کوشش کرتی تھی۔ کہ ان کو اپنے ہاتھ میں رکھے۔ لیکن اب اگر مخلص احمدی صنّاع یہاں کوئی صنعت شروع کرنا چاہیں۔ تو ان کو اس کی اجازت دی جائیگی۔ بشرطیکہ وہ اپنی صنعت میں نیک آدمی بطور لیبر لگائیں۔ جو فسادی اور شرارتی نہ ہوں۔

اس سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ مناسب سہولتیں بھی بہم پہنچائے گی۔ مثلاً کارخانہ کی عمارت وغیرہ کے لئے زمین ربوہ کی قیمتوں کے لحاظ سے نسبتاً سستے داموں دے گی۔ خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھجوائیں۔ بلکہ مخلص احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ اس طرف فوری توجہ کریں۔ تاکہ ربوہ کی آبادی کی صورت پیدا ہو۔ خصوصاً کپڑا بننے والے لوگ اور مستری جو لیتھوں (Lathe) وغیرہ کا کام کرتے ہیں۔ جلد توجہ کریں۔ یہ ثواب کا ثواب ہے۔ اور فائدہ کا فائدہ۔ قادیان میں جن لوگوں نے کارخانے جاری کئے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بہت کچھ فائدہ اٹھایا تھا۔

قائم مقام ناظر امور عامہ

درخواست دعا:۔ مکرمی ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ چند دنوں سے صاحب فراش ہیں۔ آپ کے بائیں بازو اور ٹانگ میں شدید درد ہے۔ اور کبھی کبھی بالکل سرد ہو جاتے ہیں۔ احباب انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مینیجر الفضل)

دف اور باجا کے سلسلہ میں ارشاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اعلان نکاح کے لئے دف جائز ہے۔ مگر آج دنیا ترقی کر گئی ہے اس کو لوگ پسند نہیں کرتے اور جن باتوں کو لوگ پسند کرتے ہیں وہ جائز نہیں۔ اس لئے قدرت نے ہم سے یہ بھی چھڑوا دیا سو اس کی بھی اب ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ دف سے غرض اعلان تھا اور اعلان کا ذریعہ دف سے بھی بہت اعلیٰ درجہ کا نکل آیا جو اخبار ہے کہ اس میں اعلان ہو جاتا ہے۔ دف سے جو غرض تھی وہ دوسری صورت میں بطرز احسن پوری ہو گئی۔"

(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۲۱ء ص ۶)

عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ نکاح اور شادی کے موقع پر غیر اسلامی رسوم سے احباب کو اجتناب کی ہدایت فرمائیں اور نگرانی رکھیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ہاتھ سے کام کرنے کی عادت کیونکر پیدا کی جا سکتی ہے

"میں نے جماعت کو عموماً اور خدام کو خصوصاً اس امر کی طرف ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں اور کسی کام کو بھی عار نہ سمجھیں۔ اور اس کے لئے میں نے ایک مفصل سکیم خدام الاحمدیہ کے سامنے پیش کی تھی کہ وہ اس طریق پر کام کریں۔ میری اس سکیم پر جس حد تک کام کیا گیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں اور میری وہ سکیم شکر ڈالسکر ڈکٹ کی حیثیت اختیار کر گئی۔ پہلے روزانہ آدھ گھنٹہ کا اہتمام کیا گیا۔ پھر کہا گیا کہ روزانہ آدھ گھنٹہ کام مشکل ہے ہفتہ میں ایک بار ہو جائے تو غرض پوری ہو سکتی ہے۔ پھر سوال اٹھایا گیا کہ ہر ہفتہ وقار عمل منانا مشکل ہے اگر پندرہ دن کے بعد وقار عمل کر دیا جائے تو اس میں بہت حد تک آسانی ہو سکتی ہے۔ پھر سوال اٹھایا گیا کہ پندرہ دن کے بعد خدام اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اگر اسے ماہوار کر دیا جائے تو خدام کو جمع ہونے میں سہولت رہے گی۔ اور پھر ماہوار ہونے کی بجائے سال میں پانچ دن وقار عمل منانا کافی سمجھا گیا۔ اب مجھے علم نہیں کہ وہ پانچ دن بھی وقار عمل منایا جاتا ہے یا نہیں۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ سال میں پانچ دن وقار عمل کیا جاتا ہے تو بھی اس کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ سال میں صرف پانچ دن ہاتھ سے کام کرنے سے کیا عادت پیدا ہو سکتی ہے؟ وہ مقصد جو میرے مدنظر تھا کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پیدا ہو اور کسی کام کو کرنے میں عار نہ محسوس کی جائے وہ بالکل پورا نہیں ہو رہا۔"

(فرمودہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بر موقعہ سالانہ اجتماع ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

(مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) حکیم ملک میر احمد صاحب آف بنوں حال باڈہ سندھ ایک فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ اب ان کی اپیل سندھ چیف کورٹ کراچی میں دائر ہے۔ حکیم صاحب کی حالت نہایت قابل رحم ہے۔ ان کی بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جن کا نگران کوئی نہیں۔ لہٰذا تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان کی خدمت میں حکیم صاحب کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ صاحبزادہ محمد طیب لطیف سرائے نورنگ حال ربوہ

(۲) خالد سیف اللہ صاحب ابن شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر سابق مینجر الفضل عرصہ سے بعارضہ اپنڈے سائیٹس بیمار ہیں اب میو ہسپتال لاہور میں داخل ہوئے ہیں۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

(۳) خاکسار کا بھائی بیمار ہے اور میں خود بھی بیمار ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین چوہدری محمد اسمٰعیل اختر ربوہ

(۴) میرے بھائی چوہدری رحیم بخش صاحب تین ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت خصوصاً درویشان قادیان صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (کریم بخش)

(۵) میری والدہ صاحبہ اور والد صاحب چک ۳ میں بیمار ہیں احباب سے درخواست ہے کہ ہر دو کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ مختار احمد ناصر کلرک دار القضاء ربوہ

(۶) خاکسار کی اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب ان کا ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت میو ہسپتال میں اپریشن ہوگا۔ ان کی صحت کیلئے احباب دعا فرمائیں قریشی عبد الحمید نسبت روڈ لاہور

(۷) خاکسار کے خسر محترم شیخ شمس الدین صاحب ہفتہ عشرہ سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں نیز مالی مشکلات میں بھی مبتلا ہیں۔ اور بہن اقبال بیگم بھی بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور مالی مشکلات دور فرمائے آمین (شیخ عبد الرشید سرگودھا)

اخبار الفضل کا مطالبہ

احباب کرام! اخبار الفضل تمام احباب کی حسب توفیق خدمت کرتا رہتا ہے اور ان کے حالات کو تمام دنیا کی جماعتوں تک پہنچاتا رہتا ہے اور ان کے پیارے امام ایدہ اللہ کے فرمودات اور خطبات اول وقت میں پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس خدمت کے صلہ میں الفضل کا تمام احباب جماعت سے ایک ہی مطالبہ ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اس سال کے جلسہ سالانہ تک اس کی اشاعت کم از کم پانچ ہزار تک پہنچا کر دم لیں

(قائمقام مینیجر الفضل)

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں۔

شق نمبر ۱ ملازمین احباب کے لئے
ا۔ پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ۔
ب۔ سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم۔

شق نمبر ۲ زمیندار احباب کے لئے
ا۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ۱ آنہ فی ایکڑ
ب۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مالک ۲ ″ ″ ″
ج۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع ۰ ″ ″ ″
د۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ زمین کے مزارع ۱ آنہ فی ایکڑ

شق نمبر ۳ تاجروں کے لئے
بڑے تجار مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں والے
ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع۔

شق نمبر ۴ صناع۔ لوہار، بڑھئی نیز مزدوری پیشہ احباب کے لئے
ہر ماہ کے پہلے دن کے یا کسی اور مقررہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ۔

شق نمبر ۵ ڈاکٹرو وکلاء صاحبان کے لئے
ا۔ پچھلے سال کی آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ
ب۔ نیز ہر سال کے ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

شق نمبر ۶ ٹھیکیدار صاحبان کے لئے۔ سال کے مجموعی منافع کا ایک فیصدی۔

شق نمبر ۷ لجنہ اماء اللہ: حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ۶۳ ہزار روپیہ کے مطالبہ پر اپنی وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق نمبر ۸ خوشی کی تقاریب پر۔ یعنے نکاح، شادی، بچے کی پیدائش، مکان کی تعمیر امتحان میں کامیابی وغیرہ پر حسب اخلاص و استطاعت۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجئے۔ مسابقت فرمائیے اور جنت میں گھر بنائیے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مقدمہ میں بریت اور شکریہ احباب

ہم سترہ آدمیوں پر ایک مدت سے مقدمہ بنا ہوا تھا۔ جس کے بارے میں دعا کے لئے کئی بار اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ سو ہم سب خدا تعالےٰ کے فضل سے بری ہو گئے ہیں۔ میں ان احباب و بزرگان سلسلہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو ہماری بریت کے لئے دعا کرتے رہے۔ یہ مقدمہ ہم پر یکم جولائی ۱۹۵۳ء کو دائر ہوا تھا جس میں ہم سترہ آدمی ماخوذ تھے۔ الحمد للہ کہ خدا کے فضل و کرم سے اور بزرگوں کی دعاؤں سے ہم سب کو ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو خدا نے بریت بخشی۔ آخر میں تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں آئندہ بھی ہر قسم کی شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ شریف احمد دیڑھوی دوکاندار

قائد مجلس خدام الاحمدیہ جماعت کنڈی ریاست خیرپور میرس سندھ

(۸) میرے بھائی محمد شریف صاحب اچانک ایک فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی باعزت بریت فرمائے۔ آمین (محمد نذیر ارگھیٹ پورہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں، تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وصیت نمبر ۱۳۲۱۱ میں محمد طفیل ولد چوہدری نصراللہ خاں قوم جٹ چچہ پیشہ دوکانداری تجارت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن گھنوکے ججہ ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۶/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت ماہوار آمد بذریعہ تجارت ۔/۸۰ روپے ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد یا آمد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد:۔ محمد طفیل بقلم خود
گواہ شد:۔ محمد رشید سیکرٹری مال
گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۴۱۸۰ میں امتہ الحفیظ زوجہ حکیم شیخ عبدالرحیم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۷/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں جائیداد حق مہر مبلغ ۔/۵۰۰ روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ زیور وغیرہ بھی کوئی نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الامتہ:۔ امتہ الحفیظ موصیہ
گواہ شد:۔ شیخ عبدالرحیم خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۴۲۰۱ میں جان محمد ولد چوہدری نور بخش قوم آرائیں پیشہ زمینداری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن چک ۲۵۹۵/۱۲L ڈاکخانہ چک ۹۶/۱۲L ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۶/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ اراضی نہری رقبہ پانچ ایکڑ واقعہ چک ۹۵/۱۲L ضلع منٹگمری۔ جس کی قیمت مبلغ چار ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد:۔ جان محمد ولد نور بخش موصی چک ۹۵/۱۲L
گواہ شد:۔ عبدالرحیم مجاہد چک ۹۶/۱۲L ضلع منٹگمری
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۴۲۲۳ میں محمد سرور خاں ولد احمد رسول خاں قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی ڈاکخانہ کراچی ضلع کراچی صوبہ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ آجکل میری تنخواہ ۔/۲۱۹ روپے ماہانہ ہے۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد:۔ محمد سرور خان
گواہ شد:۔ عبدالرحیم بیگ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی
گواہ شد:۔ محمد شفیع اشرف واقف زندگی ایڈیٹر روزنامہ المصلح میگزین لین کراچی۔

وصیت نمبر ۱۴۰۳۲ میں احمد ولد کریم بخش صاحب قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن کوئٹہ ڈاکخانہ خاص ضلع کوئٹہ صوبہ بلوچستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۶/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد ۔/۱۲۷ روپے ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد:۔ احمد ولد کریم بخش بلوچ

گواہ شد:۔ عطاء محمد سابق ہیڈ کلرک نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ حال کوئٹہ
گواہ شد:۔ محمد عیسیٰ خان سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کوئٹہ

سیلاب کی تباہ کاریاں اور احباب جماعت کا فرض

قبل ازیں مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے تحریک کی جاتی رہی ہے۔ اب پنجاب کے ایک وسیع علاقہ میں سیلاب سے بہت تباہی واقع ہوئی ہے جو جماعتیں اس سیلاب کی زد میں آئیں ان کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہ بلحاظ مذہب وملت سیلاب کے مصیبت زدگان کی حتی المقدور امداد کریں۔ لیکن چونکہ ان جماعتوں کے احباب کو خود بھی سیلاب کی وجہ سے بہت نقصان پہنچا ہے۔ اس لئے ایسی تمام جماعتوں کا جو اس ناگہانی مصیبت سے محفوظ رہی ہیں فرض ہے کہ وہ سیلاب زدہ علاقوں کے احباب کا ہاتھ بٹائیں —— اس وقت تک جماعتہائے احمدیہ کراچی اور ربوہ کے علاوہ کسی دوسری جماعت سے کوئی گرانقدر امداد وصول نہیں ہوئی۔ لہٰذا گذارش ہے کہ احباب فوری طور پر اپنے اپنے ہاں تحریک کر کے اس کار خیر کے لئے رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یہ کام التوا میں ڈالنے کا نہیں میں امید کرتا ہوں کہ عہدہ داران جماعت پوری توجہ اور محنت سے کام کریں گے اور مزید یاد دہانی کرانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔

ناظر بیت المال ربوہ

جلسہ لجنہ اماء اللہ لاہور

لجنہ اماء اللہ لاہور کا عام جلسہ بروز اتوار بتاریخ ۲۳ اکتوبر صبح ۱۰ بجے رتن باغ میں زیر صدارت محترمہ امتہ القیوم صاحبہ۔ بیگم مرزا مظفر احمد صاحب منعقد ہوگا۔ تمام بہنیں وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔ نیز ہر بہن اپنے ساتھ کچھ کپڑے یا چندہ سیلاب زدگان کی مدد کیلئے ضرور لائیں۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

نمبر ۱۰۱۹۶:۔ میں عبدالرحمٰن خاں ولد محمد عبداللہ خانصاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن تخت غلام نبی ڈاکخانہ ڈیری والا ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

منکہ عبدالرحمٰن خان ولد محمد عبداللہ خاں موصی قوم ککے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں میری ماہوار تنخواہ ۔/۵۸ روپے ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبدالرحمٰن خاں

گواہ شد۔ محمد عیسیٰ خاں قائد خدام الاحمدیہ کوئٹہ
گواہ شد قریشی محمد ایوب کوئٹہ۔

نمبر ۱۴۱۹۸:۔ میں عبدالمجید خاں ولد محمد ظہور خاں قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷/۵۵ بروز سوموار حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ سوائے ماہوار تنخواہ جو اس وقت ۔/۶۳ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان صوبہ پنجاب کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اگر کوئی جائداد بعد میں پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع کر دوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد عبدالمجید خاں کارکن نظارت دعوۃ وتبلیغ ربوہ
گواہ شد مسعود احمد کارکن دفتر وصیت ربوہ
گواہ شد۔ منظور احمد خاں برادر اکبر موصی کارکن دفتر محاسب ربوہ

ضلع شیخوپورہ کے سیلاب زدہ علاقوں میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی قابل تحسین خدمات

ہزاروں مصیبت زدگان میں خوراک و ادویہ کی باقاعدہ تقسیم خدام نے مردہ اور گلے سڑے مویشیوں کو گڑھے کھود کر

زمین میں دفن کیا

خدام کی انتھک اور بے لوث خدمات پر متعلقہ افسران کی طرف سے خوشنودی کا اظہار

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی امدادی پارٹیاں بدستور ضلع شیخوپورہ کے سیلاب زدہ علاقوں میں ریلیف کا کام نہایت محنت اور جانفشانی سے سرانجام دے رہی ہیں۔ ۱۴ اکتوبر سے ۱۷ اکتوبر کے درمیانی عرصہ میں انہوں نے متعدد دیہی بستیوں میں جا کر ہزاروں سیلاب زدگان میں پکا ہوا کھانا کھانے کی خشک اشیاء اور دوائیں وغیرہ تقسیم کی ہیں۔ خدام نے ریلیف کے کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے باقاعدہ دو کیمپ قائم کر رکھے ہیں۔ جہاں سے اشیاء خوردنی اور ادویہ کی تقسیم کا کام پورے نظم و ضبط کے ساتھ جاری ہے علاوہ ازیں خدام نے محکمہ حفظان صحت کے افسران کی زیر ہدایت مردہ اور گلے سڑے جانوروں کو بھی گڑھے کھود کر زمین میں دفن کیا ہے۔ اور اس طرح بیماریوں کی روک تھام کے سلسلے میں نہایت اہم خدمت سرانجام دی ہے خدام کے اس کارنامے میں متعلقہ افسران نے خدام کو خوشنودی کے سرٹیفکیٹ عنایت کئے ہیں۔ احمدیہ ریلیف کیمپ شیخوپورہ کے انچارج مکرم محمد احمد صاحب ثاقب کی طرف سے امدادی سرگرمیوں کی جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

رپورٹ کارگزاری کیمپ نمبر ۱ مورخہ ۱۴ اکتوبر ۵۵ء

آج صبح ایک گروپ مشتمل بر پانچ افراد کلہ اور ٹبہ رحمت خان کی طرف روانہ کیا گیا اس گروپ کا طبی امداد کا حصہ ایک فرلانگ لمبا اور کمر تک گہرا پانی عبور کرکے گاؤں میں پہنچا۔ وہاں نمبردار اور پٹواری کی معرفت ۴۰ مستحق افراد کو ادویات کھلائی گئیں۔ اور پانچ ایسے کیس نوٹ کرکے لائے گئے۔ جن کو باقاعدہ ڈاکٹری علاج کی ضرورت تھی۔ واپسی پر پکی سڑک پر پہنچ کر پانی میں پھنسی ہوئی دو کاروں ۱۰۳۷ ل۔ ج۔ ر۔ و ۳۰۰۶ ل۔ ٹ۔ ا کو باہر نکالا۔ ایک بوڑھے آدمی کو اس کی بھینس اور کتے سمیت پانی عبور کرنے میں مدد دی۔

دوسرا حصہ خشک اشیاء خوردنی لے کر ٹبہ رحمت خاں پہنچا۔ جن کو قریباً ساٹھ ستر مستحق افراد میں تقسیم کیا گیا۔ وہاں سے بھی گیارہ ایسے مریضوں کا پتہ چلا۔ جن کو مستقل ڈاکٹری علاج کی ضرورت ہے۔

دوپہر کو یہ گروپ بارہ بجے واپس کیمپ میں پہنچا۔ حکومت کے زیر اہتمام آنے والی چاولوں کی دیگوں کو تقسیم کرنے کے لئے ہمارے رضاکاران کی خدمات کو حاصل کیا گیا۔ چنانچہ دو دو افراد پر مشتمل چار گروپوں کو چاولوں کی گٹھڑیاں دے کر مختلف دیہات میں روانہ کیا گیا پہلا گروپ آدھ میل لمبا اور ۳ فٹ گہرا پانی عبور کرکے کیمپ سے دو میل دور موضع نبی پور میں پہنچا۔ وہاں سو کس میں چاول تقسیم کئے گئے دوسرا گروپ موضع کلہ میں پہنچا۔ جہاں ۳۰ آدمیوں میں چاول تقسیم کرکے واپس ہوا تیسرا گروپ ٹبہ رحمت خان میں دوبارہ پہنچا اور ۸۵ کس میں چاول تقسیم کرکے واپس ہوا راستے میں ایک بڑھیا جو کمر تک گہرا پانی عبور کرتے ہوئے ایک سانپ دیکھنے پر متزلزل ہو کر پانی میں گر پڑی۔ اس گروپ کے دونو خدام نے دوڑ کر اسے سہارا دیا اور پانی سے باہر نکلنے میں اس کی مدد کی۔ اسی طرح دو اور عمر رسیدہ شخصوں کو باہر نکالا

چوتھا گروپ ڈیرہ ساہیانوالہ میں پہنچا۔ اور ۱۱۰ افراد میں چاول تقسیم کئے۔ آج موضع لالو چھن سے دو مخیر احباب نذیر احمد صاحب اور عبدالحق صاحب کی طرف سے تین پنڈ روٹیاں اور کچھ اچار پہنچا۔ جن میں سے کچھ حصہ تو کیمپ نمبر ۲ منڈھیالی میں اسی وقت روانہ کر دیا گیا۔ اور باقی حصہ اس کیمپ میں فاقہ کش لوگوں میں تقسیم کیا گیا

آج پکی سڑک پر بڑی کثرت سے ٹریفک شروع ہو گئی۔ اور ہیڈ اپر چناب سے آگے لاہور تک راستہ کی خرابی کی وجہ سے لاہور جانے والی بسوں کو یہاں کافی کافی دیر تک انتظار کرنا پڑا ہیڈ پر صرف ایک ہی نلکا ہے۔ چنانچہ ہمارے کیمپ نے فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے مسافروں کو پانی مہیا کرنے کا فوری بندوبست کیا اور تین خدام ثناء اللہ خاں، بشارت الرحمٰن اور شریف احمد نے اس خدمت کو قابل رشک طور پر ادا کرتے ہوئے مستقل مزاجی اور بے لوث جذبہ خدمت کا ایک عمدہ نمونہ پیش کیا وہ شام تک قریباً ساٹھ بسوں کے مسافروں کو پانی پلا چکے تھے۔

آج جب کھانا تیار کرتے کرتے جلانے والی لکڑی کا سٹاک ختم ہو گیا تو اس صورت میں جبکہ اگر ایک طرف شہر آٹھ میل دور تھا تو دوسری طرف تمام دور و نزدیک کے دیہات پانی میں گھرے ہوئے نظر آتے تھے اور کوئی چارہ کار نہ پا کر خود انچارج کیمپ ملک فضل الٰہی انوری۔ دو خدام محمد اسلم بٹ اور محمد اسلم مسرا کے ہمراہ لنگوٹے باندھ اور کلہاڑا پکڑ لکڑیوں کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے اور کمر سے بھی گہرا پانی عبور کرکے سوکھی لکڑیوں کا ایک ڈھیر کاٹ کر کیمپ میں لا ڈالا۔

رپورٹ کیمپ نمبر ۲ ۱۴ اکتوبر ۵۵ء

آج ہماری پہلی پارٹی موضع سلموکے کی طرف روانہ کی گئی۔ کیمپ سے دو میل دور شرقی جانب ایک راجباہ کی پگڈنڈی پر چل کر قریباً پانچ میل کے فاصلہ پر مذکورہ گاؤں واقع ہے۔ اس گاؤں سے ورے ایک ڈیرہ ہے جو بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ اس کے مکیں کھلی فضا میں پڑے ہیں۔ یہاں پر مذکورہ گاؤں کے بعض لوگ بھی آ کر بیٹھ گئے ہیں۔ کیونکہ اس گاؤں میں جس میں قریباً چالیس مکانات تھے مسجد کے سوا اور کوئی مکان نہیں بچا۔ یہاں پر چالیس آدمیوں کو کھانا دیا گیا۔ اور ۲۰ آدمیوں کو طبی امداد دی گئی۔

دوسری پارٹی موضع منڈھیال کی طرف روانہ کی گئی۔ یہاں کے نمبردار نور محمد صاحب نے ان کا بہت شکریہ ادا کیا اور خدام کو سارے گاؤں کا معائنہ کروایا۔ اس گاؤں کے ۱۲۰ مکانات میں سے دو تہائی مکانات گر چکے ہیں۔ البتہ خوراک کی ابھی کوئی کمی نہیں تاہم نمبردار نے وعدہ کیا کہ ضرورت پڑنے پر آپ سے امداد طلب کر لی جائے گی۔

یہاں سے یہ پارٹی شیخ محمد دین کے ڈیرے پر پہنچی۔ جس کے ۱۵ مکانات میں سے صرف ایک مکان بچا ہے لیکن مکین کارڈ سٹیشن کے نزدیک ایک ٹبہ پر چلے گئے ہیں۔ ہماری پارٹی نے وہاں پہنچ کر ۲۵ آدمیوں کو خوراک پہنچائی۔ بعد ازاں پارٹی "قریشی کا ٹھٹھہ" میں پہنچی۔ یہاں بھی ۲۵ مکانات میں سے ایک مکان کھڑا ہے۔ یہاں پانی کا بہاؤ تیز ہونے کی وجہ سے مویشیوں اور فصلوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ گھروں کا اناج ملبے کے نیچے دب جانے کی وجہ سے غذا کی بہت قلت ہے۔ ہماری پارٹی نے یہاں ۵۰ آدمیوں کو خوراک بہم پہنچائی۔ اور ان کو طبی امداد پہنچانے کا وعدہ کیا۔

بعد ازیں یہ پارٹی قریب ہی ایک جھگڑوں کے ڈیرے پہنچی۔ یہاں جانی نقصان بہت ہوا ہے ۳۶ آدمی سیلاب میں بہہ گئے ہیں۔ جن میں سے ۲۷ کی لاشیں مل چکی ہیں مویشیوں اور فصلوں کو بھی کافی نقصان پہنچا ہے۔ یہاں ایک عورت کی نعش کی تکفین میں امداد دی گئی۔

ہماری پارٹی جب واپس کیمپ میں پہنچی تو ۱۵ میل کا سفر کر چکی تھی

تیسری پارٹی نہر اپر چناب کی طرف بھجوائی گئی اور راستہ میں سات جگہوں پر جہاں پانی بہہ رہا تھا مسافروں کی رہنمائی کی گئی اور پی ڈبلیو ڈی کی طرف سے نصب کردہ جھنڈیوں کو دوبارہ نصب کیا گیا علاوہ اس کے خانپور گاؤں جانے والے بعض مسافروں کو پانی عبور کرنے میں مدد دی گئی۔

چوتھی پارٹی چار بجے بعد دوپہر روٹیاں اور پختہ چاول کی تقسیم کے لئے منڈھیالی روانہ کی گئی وہ یہاں سے "ٹھٹھہ قریشی" پہنچی اور اس طرح قریباً ایک سو آدمیوں کو کھانا کھلانے کے بعد شام کو کیمپ میں پہنچی۔ — علاوہ ازیں کیمپ میں تین سو آدمیوں کو کھانا کھلایا گیا اور پانچ سو مسافروں کو ٹھنڈا پانی پلایا گیا۔ پچاس آدمیوں کو خشک اشیاء خوردنی اور پچیس کو طبی امداد پہنچائی گئی۔ ایک مسافر کو رات بسر کرنے کے لئے جگہ دی گئی۔

کیمپ نمبر ۲ کے تحت آج ۴۵۰ افراد کو کھانا کھلایا گیا۔ یک صد افراد کو کھانے کی خشک اشیاء مہیا کی گئیں۔ ۴۵ افراد کو طبی امداد دی گئی۔ قریباً ۵۰۰ مسافروں کو پانی پلایا گیا۔ اور ۷۵ افراد کو پانی عبور کرنے اور سامان وغیرہ پہنچانے میں مدد دی گئی۔

(باقی)